

## Dharkanon Ka Ameen – Last Episode 24 Complete Urdu Story

[افران کافی حد تک خود کو سنہپال چکا تھا، 'n' چند لمحوں میں جج نے ساعت شروع کرنے کا حکم دیا۔ اور سب سے پہلے فاران کو بولنے کا موقع دیا، 'n' فاران کوٹ کے بٹن بند کر کے اٹھ کھڑا ہوا، 'n' "شکریہ سر"، 'n' "سر جیسے کہ آپ جانتے ہیں کہ ملک خاندان یہ بہت سے غلط کاموں میں ملوث ہونے کے باعث چند اہم کیس شروع کئے گئے ہیں۔" 'n' ان کیسز کے بہت سے ثبوت مہیا ہونے پر سرتاج ملک تو آج جیل کے پیچھے ہی بی۔مگر ان کے بیٹے اور بھائی بھی کسی صورت ان کیسز سے میرا نہیں ہیں، 'n' 'کرپشن کے کیس کے علاوہ حال ہی میں وجام ملک پر دہشت گردوں کا ساتھ دینے اور انہیں غیر قانونی طریقے سے ملک میں آنے کی سہولت انہوں نے ہی مہیا کی "فاران کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ سرتاج اور وقار گا وکیل چلا اٹھا، 'n' "جج صاحب یہ میرے معقل پر الزام ہے۔ کرپشن سے نکل کر اب انہوں نے اور بھی الزام میرے معقل پر تھوپنا شروع کر دیئے ہیں" وہ غصے میں فاران کو جھٹلا رہا تھا، 'n' اتنے ہی یہ سچے ہیں تو ثبوت پیش کریں" وہ فاران کو چینلنگ کرنے والے انداز میں بولا، 'n' "افران بولے سے مسکر گیا، 'n' اور ایک جانب کھڑے پولیس افسران کے ساتھ نقاب میں لپٹے تین ملزمان کو کپڑا بٹانے کا اشارہ کیا، 'n' انکے چہرے سے کپڑے ہٹتے ہی سرتاج اور وقار کو لگا کہ زمین اور آسمان گھوم چکے ہیں۔ وہ کوئی اور نہیں، 'n' وہی دو غیرملکی اور سرتاج کا بیٹا تھا جنہیں نائل نے مشن کے طور پر اسکے فارم باؤس سے اٹھوایا تھا، 'n' "میرا خیال ہے میرے ساتھی وکیل کے معقل شاید ان میں سے اب اپنے بیٹے کو بھی پہچاننے سے انکار کردیں گے" فاران نے بھنویں اچکا کر فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے سرتاج کی جانب دیکھا، 'n' جس پر گرہوں پانی گر چکا تھا، 'n' "جج صاحب اگر آپ اجازت دیں تو میرے یہ مجرم کچہرے میں آکر اپنا اپنا ریکارڈ کروائیں۔ تاکہ یہاں موجود ہر شخص جو یقین ہو جائے کہ اس خاندان کا دہشتگردی کے بہت سے واقعات میں حصہ تھا" فاران کے کہنے پر جج نے ان تینوں کو باری باری کچہرے میں بلا کر ان کے بیان ریکارڈ کروائے، 'n' تینوں نے آکر اس بات کا باری باری اعتراف کیا کہ سرتاج کے کہنے پر چار سے پانچ اہم مقامات پر انہوں نے اپنے بندے خودکش حملے کے طور پر تیار کروا کر بھجئے تھے، 'n' اور سر اسکے علاوہ یہ ان تینوں کو خفیہ طریقے سے چرس اور ہیروئن سے کالج اور یونیورسٹی کے طلباء اور طالبات کو چرس اور ہیروئن بھی فراہم کرتا ہے۔ اور اس بات کا ثبوت میرا ایک اور گواہ دے گا" فاران کے کہنے ہی پولیس افسرز نے ایک اور بندہ کچہرے میں لا کھڑا کیا، 'n' جو کوئی اور نہیں وہی پٹھان تھا جس کے گھر پیمانہ اور نائل ایک رات رہے تھے، 'n' "صاحب یہ پچھلے پانچ سال سے میرے ساتھ کام کرتا ہے۔ صاحب مجھے معاف کر دو۔ میں پیسو اسکی خاطر اسکی باتوں میں آگیا۔ مگر اب میں ایسا کبھی نہیں کروں گا۔ ہم غریب لوگ تھے۔ جنہیں اس نے ان کاموں پر مجبور کیا، اور پھر پیسوں کے لالچ میں بے اس کا غلط کاموں میں ساتھ دیا۔" وہ ہاتھ جوڑے سب اعتراف کرتے کرتے معافی مانگ رہا تھا، 'n' یہ یہ غلط کہہ رہا ہے۔ سب جھوٹ ہے جج صاحب۔ یہ ان بندوں کو چرڈ پیسے دے کر گواہ بنا کر لایا ہے" سرتاج اور وقار کا وکیل پھر سے انہیں جھٹلانے لگا، 'n' "تھیک ہے اگر یہ جھوٹ ہے تو یہ فون کالز سن لو" فاران نے کہنے ساتھ ہی ایک ریکارڈنگ اونچی آواز میں لگا دی، 'n' "کمزور عدالت میں پہلے ہی خاموشی تھی بمقابلہ کے ساتھ اس نے ایک پورٹریٹ اسپیکر لگایا ہوا تھا۔ جس کی بدولت پورے کمرہ میں آواز گونجنے لگی، 'n' "بلو، 'n' "جی استاد، 'n' "ایک کام کرو۔ جو چرس اور ہیروئن کا ٹرک تم بارٹر کے اس پار بھیج رہے ہو۔ اس میں میرے دو غیر ملکی دوست بھی ہیں انہیں بھی کسی طرح بارٹر پار کرو دو، 'n' "میرے بیٹے کے پاس ہیں وہ دونوں۔ وہاں سے میرا ایک بندہ انہیں تم تک پہنچا دے گا۔ آگے کا کام تمہارا ہے، 'n' "استاد فکر ہی نہ کریں۔ بڑے آرام سے میں انہیں بارٹر پار کروا دوں گا، 'n' "تھیک ہے شایبش" پورے کمرے میں سرتاج اور اس پٹھان کی آواز گونج رہی تھی، 'n' "اگر اب یہ اپنی آواز پہچانتے سے بھی انکار کردیں گے تو سر آپ ہی بتائیں کیا کیا جائے" فاران نے سرتاج پر طنز کیا، 'n' "آپ کے پاس ایسی صفائی میں کہنے کو کچھ ہے" جج کا رخ او دوسرے وکیل کی جانب تھا، 'n' یہ سب بے بنیاد ہے" سرتاج چلیا، 'n' "ثبوت کو آپ نے بنیاد کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اگر آپ سچے ہیں تو اپنی سچائی کا ثبوت پیش کریں" جج نے سیدھا سا حل نکالا، 'n' "مگر وہ جانتے ہی نہیں تھے کہ وہ کس کے شکنجے میں پھنسے ہیں، 'n' "نائیل..... وہ بلا تھی جس کی سوچ تک اس کا کوئی دشمن کبھی رسائی نہیں پاسکتا تھا، 'n' "وہ ایسے ایسے کارڈ کھیلتا تھا کہ سب کی سب بازی ہی الٹ جاتی تھی۔ اور جیت اسی کے حصے میں آتی تھی، 'n' "اور میرا آخری گواہ۔ جسے وقار ملک نے اس تمام قصبہ کے شروع ہوتے ہی مروانے کی سازشیں اختیار کیں، 'n' "کچھ عرصے پہلے ایک کار حادثہ میں اسے مروا بھی دیا گیا، 'n' "مگر افسوس۔ موت اتنی ہی آسان ہوتی تو ہر شخص اپنے دشمن کو اتنی ہی آسانی سے مار دیتا، 'n' "مگر موت برحق ہے اور جب تک اللہ نہ چاہے واپسی کا بلاناہی نہیں سکتا، 'n' "میری آخری گواہ....." فاران نے چد پل رک کر وقار کا زرد پڑتا چہرہ دیکھا، 'n' "اور پھر پیچھے مڑ کر کالی چادر میں موجود پیمانہ کو آگے انا کا اشارہ کیا، 'n' "اس کی نظریں بے اختیار نائل کی جانب اٹھیں۔" 'n' "نائیل نے سامنے دیکھتے بولے سے اسکے ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ سے چھو کر جانے کا عندیہ دیا، 'n' "میماما بولے سے فائل کو سینے سے لگائے اٹھی، کالی چادر اب چہرے سے ہٹا دی تھی، 'n' "اس کے بر اٹھتے قدم میں دشمن کو رو دینے والا عزم تھا، 'n' "بولے سے وہ کچہرے میں کھڑی ہوئی۔ اپنی پراعتماد فاتح نظریں وقار کے پتھرہلے چہرے پر تکانیں، 'n' "میں ایماناٹال۔ وہ وکیل تھی جس نے یہ کیس شروع کیا تھا۔ یہ کیس اسی لئے شروع کیا تھا۔ کہ بہت سال پہلے اس خاندان نے میرے خاندان پر ظلم اور بربریت کا وہ پہاڑ توڑا تھا کہ میں نے اپنا ہر رشتہ کھو دیا، 'n' "میرے جان سے پیاروں کو زندہ جلا دیا گیا۔ صرف اسی لئے کہ انہوں نے سر اٹھا کر جینے کی خواہش کی تھی، 'n' "جب اللہ نے ہر انسان کو برابر کہا دیا پھر یہ فرعون کو ہوتے ہیں لوگوں کو خدا بن کر اپنے پیروں تلے روندنے والے۔ انہیں کیڑے سمجھ کر انکی زندگیوں کا فیصلہ کرنے والے۔" 'n' "میماما کی آنکھوں میں چمک تھی اور لمحہ چیر دینے والا، 'n' "سر آپ مجھے بتائیں۔ آپ تو اس انصاف کے منسوب پر فائز ہیں۔ وکیل بنتے ہی ہمیں یہ سکھایا جاتا ہے کہ انصاف کرنا ہے۔ حقدار کو اس کا حق دینا ہے، 'n' "پھر ان بڑے بڑے وزیروں کے پاس ایسا کون سا اختیار ہے کہ یہ کسی غریب کی اولاد کو اس کا حق نہیں دینے پر تیار۔ اور اگر کوئی انکی مرضی کے خلاف جائے تو یہ اسے مسل کر رکھ دیتے ہیں۔" 'n' "میری کہانی ایک عام سی کہانی ہو شاید مگر میرے لئے وہ اتنی خاص تھی کہ میں نے اپنی تمام زندگی اسی پر نیٹینگ دی کہ ان حوس کے مارے پجاریوں کو ایک دن ایک دن انکے کئے کی سزا دلوایں گی۔ اور وہ سب لوگ جو اب بھی انکے ظلم کا شکار ہیں انہیں ربائی دلوایں گی۔" یہ کہتے ہی پیمانہ نے الف سے یہ تک اپنے خاندان پر ہونے والے

رات نذر آتش کیا تھا ظلم کی ایک ایک بابت بیان کی۔ 'n' یہ تمام ثبوت موجود ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے میرے گھر کو اس وہ پکڑے جا چکے ہیں۔ اور اپنے اپنے تمام بیانات اس میں ریکارڈ کروا دئیے ہیں۔ 'n' اس وقار ملک نے مجھے دھمکیاں دیں۔ میرے افس آکر مجھے ڈرایا۔ اور پھر مجھے مروانے کا منصوبہ بنایا۔ 'n' مگر ایجنسیوں میں موجود محافظوں نے مجھے بچا لیا۔ اور کیسے بچایا۔ اس کا بیان سمیع ارشد آپ کو بتائیں گے۔ "یماما نے کٹہرے سے باہر آتے کہا۔ 'n' سمیع اپنی سیٹ سے اٹھ کر اب کٹہرے میں آچکا تھا۔ 'n' اور پھر وقار کی ایک ایک اصلیت کو کھول کر پیش کیا۔ 'n' بہت ساری فوٹیجز بھی مہیا کیں۔ نہ صرف یہ۔ 'n' بلکہ جس بندے کو وقار نے اس دن یماما کے پیچھے لگایا تھا اسے بھی گواہ کے طور پر پیش کیا۔ 'n' تمام بیانات سننے کے بعد جج نے اپنا فیصلہ تیار کیا۔ 'n' ان تمام گواہان اور ثبوتوں کے پیش ہونے کے بعد عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ نہ صرف ملک خاندان کے سب اثاثے ضبط کر لئے جائیں گے۔ بلکہ سرتاج کو دہشتگردی کے کیس میں ملوث ہونے کے سبب پھانسی کی سزا سنائی جاتی ہے۔ اور وقار کو عمر قید کی سزا دی جاتی ہے۔ "یماما نائل کے ساتھ بیٹھی دم سادھے یہ فیصلہ سن رہی تھی۔ 'n' جج کی بات مکمل ہوتے ہی وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے رو پڑی۔ 'n' نائل نے آنسوؤں کو بڑی مشکل سے پیا۔ آج اس لمحے یقیناً انکا خاندان ان دونوں پر رشک کر رہا ہوگا۔ 'n' نائل نے یکدم سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔ 'n' اس لمحے اللہ کا شکر ادا کرنے سے بڑھ کر اور کچھ نہیں تھا۔ جس نے ہر لمحہ اسے ہمت حوصلہ دیا۔ اسکی مدد کی۔ 'n' یکدم ایک بھاری ہاتھ اسکی کندھے پر ٹہرا۔ 'n' ہم انکھوں سے بھی وہ مسکرا دیا۔ ایک بار پھر اللہ کا شکر یہ ادا کیا۔ کہ اسکی حقیقی ماں باپ کے کھونے پر بھی اس نے شمس اور مہک جیسے ماں باپ اسے عطا کر کے اسے اکیلا نہیں ہونے دیا۔ 'n' وہ کندھے پر ٹہرے اس ہاتھ کے لمس سے بہت اچھے سے واقف تھا۔ 'n' شمس کے سوا کون ہو سکتا تھا۔ 'n' انکے بیٹے کی زندگی کا سب سے اہم فیصلہ ہو رہا تھا وہ کیسے اس لمحے اسے اکیلا چھوڑ دیتے۔ 'n' نائل نے باباں ہاتھ اپنے دائیں کندھے پر رکھے انکے ہاتھ پر ٹکایا۔ 'n' انہوں نے وہی ہاتھ تھپتھپا کر گویا اسے مبارک دی۔ 'n' اور پھر وہاں سے چلے گئے۔ 'n' اب گھر جاکر شکرانے کے نفل بھی تو پڑھنے تھے۔ اور مہک کو بھی بتانا تھا کہ انکی بہو کوئی اور نہیں یماما ہی ہے۔ 'n' چلو "نائل نے اپنے پاس بیٹھی روتی ہوئی یماما کو مخاطب کیا۔ 'n' اس سے پہلے کہ وہ چہرے سے ہاتھ اٹھا کر کچھ کہتی۔ 'n' فاران انکے قریب آچکا تھا۔ 'n' "یماما" پھڑپھڑاتے لبوں سے وہ بمشکل اتنا ہی کہہ سکا۔ 'n' یماما اسے دیکھ کر ایک بار پھر آنسو بہاتی۔ کھڑی ہوئی۔ 'n' اب کی بار وہ اسکی کندھے سے لگ چکی تھی۔ 'n' نائل جانتا تھا کہ فاران اور اسکی فیملی یماما کے لئے وہی مقام رکھتے ہیں جو شمس اور مہک اسکی لئے رکھتے ہیں۔ 'n' لہذا چپ چاپ بیٹھا رہا۔ 'n' فاران کا چہرہ بھی آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔ 'n' تمہیں کس قدر مس کیا ہم نے۔ تم اندازہ بھی نہیں کر سکتیں "یماما اسکی کندھے سے ہٹی تو وہ کچھ بولنے کے قابل ہوا۔ 'n' "یہ سب ضروری تھا" یماما نے آنسو صاف کرتے فاران کے نم چہرے کی جانب دیکھا۔ 'n' "ہاں اب مجھے اندازہ ہو گیا ہے۔ یہ سب نہ ہوتا تو یہ اس طرح بے نقاب نہ ہوتے۔ تمہیں بہت بہت مبارک ہو۔ آج تمہارے دشمن اپنے انجام کو پہنچے۔ " 'n' صرف میرے نہیں فاران۔ میرے ملک کے دشمن۔ مجھے سب سے زیادہ خوشی اسی بات کی ہے۔ کہ مجھ جیسے نجانے کتنے گھر انکے ظلم سے نجات پا چکے ہیں "یماما نے مسکراتے ہوئے اسکی تصحیح کی۔ "بے شک" فاران نے بھی اعتراف کیا۔ 'n' "تم کہاں ہو آجکل" فاران کو یکدم خیال آیا۔ 'n' "فاران۔۔ مجھے نائل مل گئے ہیں" یماما کے لہجے میں بے تحاشا خوشی تھی۔ 'n' اور اسکی یہ خوشی فاران کو ہر گز بری نہیں لگی۔ بلکہ خوشگوار سی حیرت ہوئی۔ 'n' "واقعی" وہ بھی اسی حیرت بھری خوشی کے باعث بولا۔ 'n' "ہاں میں آجکل انہی کے ساتھ ہوں۔ مگر جلد ہی گھر کا چکر لگاؤں گی۔ ماما اور بابا کو میرا بہت سلام دینا۔ 'n' میں کوشش کروں گی کہ آج شام ہی گھر کا چکر لگاؤں " نائل اب کھڑا ہو چکا تھا۔ 'n' "میم۔۔ سر کی کال آئی ہے۔ گھر چلئے " اس سے زیادہ وہ یہ جذباتی ملاقات سکون سے سہہ نہیں سکتا تھا۔ 'n' "جی جی" یماما نے یکدم پیچھے مڑ کر نائل کو دیکھا۔ 'n' "تم کہاں رہتی ہو۔۔ جگہ کا بتا دو۔ میں خود آجاؤں گا تم سے ملنے" فاران نے بے چینی سے کہا۔ 'n' "میم سر کی بار بار کال آرہی ہے" نائل نے ایک بار پھر مداخلت کی۔ 'n' "ہاں ہاں چلو۔۔ میں گھر جاکر تمہیں کانٹیکٹ کروں گی" یماما نے عجلت میں کہا۔ اور نائل کے آگے آگے چل پڑی۔ 'n' اسے خیال ہی نہیں رہا تھا کہ نائل اسکی لئے کتنا پوزیسو ہے۔ اسے اب یاد آیا۔ فاران سے ملنے وقت وہ اتنی جذباتی ہوگئی تھی کہ اسکی کندھے سے ہی لگ گئی۔ 'n' جبکہ نائل وہیں موجود تھا۔ 'n' اب اسے خفت اور شرمندگی نے گھیر لیا۔ 'n' گڑھی میں بیٹھ کر اس نے کن اکھیوں سے اگلی سیٹ پر بیٹھے نائل کو دیکھا۔ 'n' "ڈرائیور کی موجودگی کے باعث وہ نائل سے مخاطب نہیں ہوسکتی تھی۔"]